حدیث اربعین اور اربعینات کا تعارف

از: رشید احمد فریدی
مدرسہ مفتاح العلوم، تراج، سورت

الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین الذی خلق الانسان فی اطوار الاربعین والصلوة والسلام علی من بعث علی رأس الاربعین وعلی من صحبه وتبعه باحسان الی یوم الدین.

جمع وحفاظتِ قرآن مجید کے بعد احادیث نبویہ اور سنن رسول اللہ ﷺ کے جمع وضبط، حفاظت وصیانت پر جن احوال وظروف اور ارشاداتِ خاتم الانبیاء نے صحابہ کرام اور تابعین عظام کو آمادہ کیا ہے اُن میں اُن بشارتوں کا بھی ایک خاص مقام ہے جن کی وجہ سے علمائے امت کیلئے صحرائے احادیث کے سنگ پاروں اور بحرآثار کے قطروں کو محفوظ کرنا ایک اہم علمی وظیفہ اور دینی خدمت بن گیا۔ مثلاً نضّراللّٰہ عبدًا سمع مقالتی فحفظها و وعاها واداها الخ، اور نضّر اللّٰہ امرأ سمع منّا شیئا فبلّغه کما سمع الخ ، اور من حفظ علی امتی اربعین حدیثا من امر دینها بعثه اللّٰہ یوم القیامة فی زمرة الفقهاء والعلماء. وغیرہا۔

نبیٔ رحمت ﷺ نے چالیس حدیثوں کے حفظ ونقل پر جو عظیم بشارت دی ہے اس کے پیش نظر خیرالقرون سے اب تک بے شمار لوگوں نے احادیث کی حفاظت کی اور زبانی یا تحریری طریقہ سے دوسروں تک پہنچانے کا اہتمام کیا، چنانچہ فن حدیث کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ کتب احادیث کے اقسام میں محدثین نے ایک خاص قسم ''اربعینات'' بھی ذکر کی ہیں اِن اربعینات کا تعارف پیش کرنے سے قبل مذکورہ بالا حدیث اربعین کے کچھ متعلقات ذکر کرنا مناسب اور مفید ہوگا۔

یہ حدیث امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ کے بقول کئی صحابہ کرام حضرت علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، معاذ بن جبلؓ، انس بن مالکؓ، ابوہریرہؓ، ابوسعید خدریؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ وغیرہم سے مختلف الفاظ کے ساتھ کئی طرق سے مروی ہے۔ حضرت

ابوالدرداءؓ کی روایت میں ”كنتُ له يوم القيامة شفيعًا و شهيدًا“ ہے۔**ابن مسعودؓ کی روایت میں** ”قيل له اُدخُلِ الجنة من اَيِّ ابوابِ الجنة شِئتَ“ **آیا ہے۔ابن عمرؓ کی روایت میں** ”كُتِب في زمرة العلماء و حُشِر في زمرة الشهداء“ **منقول ہے۔اور ابوسعید خدریؓ کی روایت میں** ”اَدخَلتُه يوم القيامة في شفاعتي“ **وارد ہے۔نیز بعض روایت میں** ”اربعين حديثا من السنة، **یا** مِن سنتي“ **کا لفظ ہے۔اور بعض میں** ”من حفظ على امتي“ **کے بجائے** ”من حمل مِن امتي“ **کا لفظ پایا جاتا ہے۔** (جامع الصغير للسيوطي، الاربعين للنووی)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث تیرہ (۱۳) صحابہ کرام سے وارد ہوئی ہے۔ابن جوزیؒ نے اپنی کتاب علل میں اُن تمام کی تخریج کی ہے،اور امام منذری نے اس حدیث پر مستقل رسالہ تصنیف کیا ہے اور میں نے املاء میں اس کی تلخیص کی ہے ایک جزء میں حدیث کے تمام طرق کو جمع کیا ہے۔ (فیض القدیر،ج:۶،ص:۱۵۵)

علامہ عبدالرؤف مناوی صاحب فیض القدیر حدیث کے الفاظ مختلفہ کے مابین جمع و تطبیق یا حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اربعین کے حفظ کرنے والے قیامت کے دن مختلف المراتب ہوں گے بعضوں کا حشر زمرۂ شہداء میں اور بعضوں کو علماء میں اور بعض کو بحیثیت فقیہ و عالم اٹھائیں گے اگرچہ وہ دنیا میں ایسا نہیں تھا۔ (شرح اربعین لابن دقیق العید)

فقیہ ابواللیث سمرقندی نے بستان العارفین میں حضرت جابرؓ کی روایت سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ چالیس حدیثوں کو اگر کوئی از بر (حفظ) کرلے تو یہ اس کے حق میں چالیس ہزار درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔اور بعض روایت میں یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر حدیث کے بدلے قیامت کے دن اسے نور عطا فرمائیں گے۔ (بستان،ص:۱۰۴)

حدیث اربعین کا حکم

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے جامع الصغیر میں بحوالہ ابن النجار اس حدیث کو نقل کرکے اس پر صحیح کی علامت لگائی ہے البتہ محققین کا اتفاق ہے کہ یہ خبر اپنے جمیع طرق کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ قال ابن حجر ... ثم جمعت طرقه في جزء ليس فيها طريق تسلم من عِلة قادحة. (فیض القدیر)
واتفق الحفاظ على انه حديث ضعيف وان كثرت طرقه. (اربعین للنووی)

مگر چونکہ فضائل میں عمل بالضعیف درست ہے خصوصاً جبکہ کثرت طرق وغیرہ امور سے

حدیث میں قوت آجاتی ہے۔ وقد اتفق العلماء علی جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال (اربعین للنووی) قال ابن عساکر الحدیث روی عن علیؓ ... وابی سعیدؓ باسانید فیھا کلھا مقال لیس للتصحیح فیھا مجال لکن کثرۃ طرقہ تقوّیہ (فیض القدیر، ج:٦،ص:۱۵۴) یہی وجہ ہے کہ فضیلت وثواب کی تحصیل اور سعادت اخروی کے حصول کی خاطر علمائے امت نے اربعین پر اتنی تصنیفات وتالیفات کی ہیں کہ لا تُعد و لا تُحصٰی.

تنبیہ: متقدمین ومتأخرین اصحابِ حدیث کا عمل بالحدیث الضعیف کے جواز پر قولاً اتفاق اور خیر القرون سے اب تک بغیر فترت کے ہر زمانہ میں علماء کا اس عظیم بشارت کے پیش نظر حدیث اربعین کا حفظ ونقل یا تصنیف وتالیف پر عملاً اجماع ایک مسلّم حقیقت ہے اس تواتر عملی اور اجماعِ قولی کے مقابل غیر مقلدین کا نظریہ اوران کا شور وشغب کہ ''فضائل میں بھی ضعیف حدیث پر عمل جائز نہیں ہے'' لا یُعبأبه سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ آفتاب عالم تاب کے سامنے ٹمٹماتا چراغ کا وجود سچ پوچھئے تو خود اس کی ذات کیلئے باعث شرمندگی ہے پس اہل حدیث ہونے کا دعویٰ کرنے والے (غیر مقلدین) اگر حدیث میں فہم صحیح کی اہلیت اور عمل بالحدیث کی لیاقت پیدا کرکے سبیل المومنین یعنی اہل السنۃ والجماعۃ کی طرح حقائق کو تسلیم کرتے ہیں تو یہ ان کے حق میں نفع ہے اور آخرت میں سود مند ہوگا۔ ورنہ کہیں سبیل المومنین سے روگردانی اور کنارہ کشی اللہ کی ناراضگی کا سبب بن کر غضبِ الٰہی کا ذریعہ نہ بن جائے۔

عمل بالاربعین کی لطیف صورت

علامہ مناوی فرماتے ہیں کہ اربعین کا پہلا عدد ۱ رُبع عشر ہے پس جس طرح حدیثِ زکوٰۃ ربع عشر بقیہ مال کی تطہیر پر دلالت کرتی ہے اسی طرح ربع عشر پر عمل بقیہ احادیث کو غیر معمول بہا ہونے سے خارج کردیتا ہے۔ چنانچہ بشر حافیؒ فرماتے تھے اے اصحاب حدیث ہر چالیس میں سے ایک حدیث پر عمل کرلو۔ (شرح اربعین لابن دقیق العید)

امام نووی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اِس سلسلہ میں عبداللہ بن مبارکؒ نے تصنیف کی ہے پھر محمد بن اسلم طوسی عالم ربانی نے پھر حسن بن سفیان نسائی نے اور امام ابوبکر آجری، ابوبکر اصفہانی، دارقطنی، حاکم، ابونعیم اور ابوعبدالرحمٰن سلمی وغیرہم متقدمین ومتأخرین کی بڑی تعداد نے تصنیف کی ہے۔ نیز ہر ایک کے اغراض ومقاصد مختلف اور طرز انتخاب بھی جداگانہ ہے کسی نے

اصولِ دین کے مضمون کو بنیاد بنایا، کسی نے فروعی مسائل سے تعرض کیا۔ کسی نے جہاد میں حصہ لیا تو کسی نے زہد اختیار کیا۔ اور کسی نے آداب زندگی کو مطمح نظر رکھا تو کسی نے خطبہ کو موضوع بنایا۔ بعض نے اختصار وایجاز کا طریق اختیار کیا تو بعض نے جوامع الکلم کو ظاہر وروشن کیا۔ بعض نے صحتِ احادیث کا التزام کیا تو بعض نے حَسن وضعیف روایت کو بھی جگہ دی۔ حتی کہ بعض نے صرف اس کا اہتمام کیا کہ احادیث طعن وقدح سے سالم ومحفوظ ہو خواہ کسی بھی مضمون سے متعلق ہو۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ بعضوں نے جدت طرازی، غرابت پسندی اور تلون مزاجی کا بھی ثبوت دیا ہے جس سے پڑھنے والوں کو علمی بالیدگی، ذہنی نشاط اور قلبی انشراح کا ہونا ظاہر ہے تاکہ سنت پر عمل کا داعیہ پیدا ہو غرضیکہ جس نے بھی امت کی نفع رسانی کیلئے چالیس احادیث اُن تک پہنچائی اور خود بھی دین پر قائم اور عمل پیرا رہا وہ ان شاء اللہ اس فضیلت کا مستحق ہوگا۔ (فیض القدیر، ج:۶، اربعین نووی)

صاحب کشف الظنون علامہ مصطفیٰ بن عبداللہ معروف بکاتب چلپی متوفی ۱۰۶۷ھ نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے اپنے زمانہ تک کے مشاہیر علماء میں سے تقریباً ۷۵ علماء کی نوّے (۹۰) سے زائد اربعینات کا ذکر کیا ہے ان میں سے یہاں چند کا تعارف ان کی مختلف الجہتہ موضوع کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) اربعین لابن المبارک المتوفی ۱۸۱ھ: امام نووی فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق یہ پہلی اربعین ہے جو تصنیف کی گئی ہے۔

(۲) اربعین لابی بکر البیہقی: امام ابوبکر شمس الدین احمد بن حسین الشافعی البیہقی متوفی ۴۵۸ھ کی تصنیف ہے اس میں سو احادیثِ اخلاق کو ۴۰/ ابواب پر مرتب فرمایا ہے۔

(۳) اربعین الطائیہ: ابوالفتوح محمد بن محمد بن علی الطائی الہمدانی متوفی ۵۵۵ھ کی ہے اس میں مصنف نے اپنی مسموعات میں سے چالیس حدیثیں چالیس شیوخ سے املا کرائی ہیں اس طرح پر کہ ہر حدیث الگ صحابی سے ہے پھر ہر صحابی کی سوانح حیات ان کے فضائل اور ہر حدیث کے فوائد مشتملہ، الفاظ غریبہ کی تشریح اور پھر چند مستحسن جملے ذکر کئے ہیں اس کتاب کا نام اربعین فی ارشاد السائرین الی منازل الیقین رکھا بقول علامہ سمعانیؒ کتاب بہت خوب اور عمدہ ہے جس کا تعلق علوم حدیث، فقہ ادب اور وعظ سے ہے۔

(۴) اربعینات لابن عساکر: ابوالقاسم علی بن حسن الدمشقی الشافعی متوفی ۵۷۱ھ نے کئی اربعین لکھی ہیں: (۱) اربعین طوال، (۲) اربعین فی الابدال العوال، (۳) اربعین فی الاجتہاد فی

اقامۃ الحدود، (۴) اربعین بلدانیہ۔ اربعین طوال میں چالیس ایسی طویل حدیثیں جمع کی ہیں جو نبیٔ اکرم ﷺ کی نبوت پر دلالت کرتی اور صحابہ کرام کے فضائل کو بھی بتلاتی ہیں۔ ساتھ ساتھ ہر حدیث کی صحت وسقم کو بھی ظاہر کیا ہے۔

(۵) اربعین بلدانیہ: ابوطاہر احمد بن محمد السّلفی الاصبہانی متوفی ۵۷۶ھ نے چالیس حدیثیں چالیس شیوخ سے چالیس شہروں میں جمع کی ہیں۔ ابن عساکر نے ان کی اتباع میں ایسی بھی ایک اربعین لکھی اور اس پر یہ اضافہ کیا کہ وہ حدیثیں چالیس صحابہ کرام سے چالیس بابوں میں ذکر کیا۔ چونکہ ہر حدیث کے مالہ وماعلیہ پر کلام بھی کیا ہے اس سے ہر باب گویا مستقل کتابچہ بن گیا ہے۔

اربعین بلدانیہ اور بھی بہت سے محدثین نے لکھی ہیں۔

(۶) اربعین فی اصول الدین: امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی متوفی ۶۰۶ھ نے اس کو اپنے فرزند محمد کے لئے تالیف کیا تھا جسے علم کلام کے چالیس مسائل پر مرتب کیا ہے۔

(۷) الاربعین فی اصول الدین: ابوحامد محمد بن محمد الغزالی متوفی (...) کی ہے جو تصوف کے مسائل پر مشتمل ہے۔

(۸) الاربعین: موفق الدین عبداللطیف بن یوسف الحکیم الفیلسوف البغدادی متوفی ۶۲۹ھ نے طب نبوی پر جمع کیا ہے۔

(۹) الاربعین: محمد بن احمد الیمنی البطّال متوفی ۶۳۰ھ نے اس میں صبح وشام کے اذکار ذکر کئے ہیں۔

(۱۰) الاربعین المختارہ فی فضل الحج والزیارۃ: حافظ جمال الدین الاندلسی متوفی ۶۶۳ھ کی ہے۔ (اس نوع کی ایک اربعین شاہ محمد اسحاق محدث دہلویؒ کی بھی ہے)

(۱۱) اربعین للنووی: ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی الشافعی متوفی ۶۷۶ھ نے تالیف کی ہے اس میں امام نووی نے متقدمین علماء کے مقاصد منفردہ کو یکجا کردیا ہے یعنی ایسی حدیثوں کا انتخاب فرمایا ہے جو دین وشریعت کے اصول وبنیاد ہیں اور اعمال واخلاق کی اَساس اور تقویٰ وپاکیزگی کیلئے مدار ہیں نیز صحت کا بھی التزام کیا ہے بلکہ اکثر احادیث صحیحین سے ماخوذ ہیں۔ اخیر میں اربعین پر دو کا اضافہ کرکے غالبًا ان عدد الاربعین للتکثیر لا للتحدید کی طرف اشارہ کردیا۔

چونکہ یہ اربعین جامع المقاصد تھی اس لئے بعد کے علمائے فحول نے اس کی تشریح وتوضیح کی

طرف خصوصی توجہ مبذول کی ہے علامہ چلپی نے تقریباً ۲۰ شارحین کا ذکر کیا ہے جن میں ایک علامہ ابن حجر عسقلانی بھی ہیں جنھوں نے احادیث کی تخریج کی ہے۔اس کی ایک عمدہ شرح علامہ ابن دقیق العید کی بھی ہے مگر کشف الظنون میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۲) اربعین لابن الجزری: شمس الدین محمد بن محمد الجزری الشافعیؒ متوفی ۸۳۸ھ نے اس میں ایسی چالیس حدیثیں ذکر کی ہیں جو اصح، افصح اوراوجز ہیں۔

(۱۳) اربعینات للسیوطی: علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی متوفی ۹۱۱ھ نے کئی اربعین تالیف کی ہیں ایک فضائل جہاد میں، ایک رفع الیدین فی الدعاء میں۔ایک امام مالک کی روایت سے۔ایک روایت متباینہ میں۔

(۱۴) اربعین عدلیہ: شہاب الدین احمد بن حجر المکی متوفی ۹۷۳ھ نے اپنی سند سے ایسی چالیس احادیث جمع کی ہیں جو عدل وعادل سے متعلق ہیں۔

(۱۵) الاربعین عشاریات الاسناد: قاضی جمالد الدین ابراہیم بن علی قلقشندی الشافعی متوفی ۹۶۰ھ نے تصنیف کی ہے اس میں انھوں نے ایسی چالیس روایات املاء کرائی ہیں جو سند کے اعتبار سے عالی ہیں اگر چہ حَسن کے درجہ تک نہیں پہنچی ہیں۔

(۱۶) اربعین لابن العربی: محی الدین محمد بن علی متوفی ۶۳۸ھ نے اسے مکہ میں جمع کیا اس شرط کے ساتھ کہ اس کی سند اللہ تبارک وتعالیٰ تک پہنچتی ہے (یعنی بواسطۂ رسول اللہ ﷺ) پھر اس کے بعد اور چالیس روایتیں اللہ تعالیٰ سے نقل کی ہیں اس طرح کہ اسکی سند بغیر حضور ﷺ کے واسطہ کے اللہ تک پہنچتی ہے۔

(۱۷) اربعین طاش کبری زادہ: احمد بن مصطفیٰ الرومی متوفی ۹۶۸ھ نے اس میں ایسی چالیس حدیثیں ذکر کی ہیں جو حضور ﷺ سے بطور مزاح ودل بستگی کے صادر ہوئی ہیں۔

(۱۸) اربعین یمانیہ: محمد بن عبدالحمید القرشی متوفی.... کی ہے جو یمن کے فضائل پر مشتمل ہے۔

(۱۹) اربعین لخویشاوند: ابوسعید احمد بن الطّوسی متوفی ... کی ہے اس میں فقراء اور صالحین کے مناقب میں ۴۰ احادیث بیان کی ہیں۔

(۲۰) اربعین قدسیہ: حسین بن احمد بن محمد التبریزی متوفی ... نے ایسی احادیث کا انتخاب کیا ہے جن کا تعلق اسرار عرفانی اور علوم لدنی سے ہے پھر صوفیاء کے مذاق کے مطابق اس کی شرح کی ہے اور ساتھ ساتھ چالیس حدیث قدسی مع شرح کے اضافہ کیا ہے اس کتاب کا نام

مفتاح الکنوز ومصباح الرموز ہے۔

(۲۲،۲۱) الاربعین فی فضائل عثمانؓ، الاربعین فی فضائل علیؓ: یہ دونوں ابوالخیر رضی الدین القزوینی متوفی...کی ہیں۔

(۲۳) الاربعین فی فضائل العباسؓ: ابوالقاسم حمزہ بن یوسف السہمی الجرجانی متوفی ۴۲۷ھ کی ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ متوفی ۱۴۰۲ھ نے بھی لامع الدراری کے مقدمہ میں کئی اربعینات کا ذکر کیا ہے منجملہ یہ ہے۔

(۲۴) اربعین عالیہ: شیخ الاسلام حافظ احمد بن حجر العسقلانی الشافعی متوفی ۸۵۲ھ کی ہے اس میں انھوں نے صحیحین میں سے ایسی چالیس حدیثیں ذکر کی ہیں جن میں مسلم کی سند بخاری کی سند سے عالی ہے اس کے علاوہ اربعین متباینہ اوراربعین نووی کی تخریج وغیرہ بھی ہے۔

(۲۵) الاربعین الالٰہیہ: حافظ ابوسعید خلیل بن کیکلدی متوفی ۷۶۱ھ نے کئی اربعینات تالیف کی ہیں ایک یہی جو تین جزوں میں ہے دوسری الاربعین فی اعمال المتقین ۴۶/اجزار میں اور الاربعین المعنعنہ ۱۲/جزوں میں ہے۔

(۲۶) اربعین: مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ نے ایسی چالیس احادیث کا انتخاب فرمایا ہے جو قلیل المبانی وکثیر المعانی یعنی جوامع الکلم کے قبیل سے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کے والد ماجد مولانا یحییٰ کاندھلوی ''مفید الطالبین'' کی جگہ یہی اربعین کا درس دیا کرتے تھے (شاہ صاحب کی اِس اربعین کا منظوم ترجمہ مولانا ہادی علی لکھنویؒ نے کیا ہے جو تسخیر کے تاریخی نام سے موسوم ہے۔ یہ اربعین رسالہ "المسلسلات'' میں شامل ہوکر مطبوع ہے۔

مولانا ابوسلمہ شفیع احمدؒ شیخ الحدیث والتفسیر مدرسہ عالیہ کلکتہ متوفی ۱۴۰۶ھ نے اپنی مضمون ''ہندوستان میں علوم حدیث کی تالیفات'' میں اور مضمون کے تکملہ میں محدث کبیر مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمیؒ نے مزید چند اربعین کا ذکر کیا ہے اور یہ سب علمائے برصغیر کی خدماتِ علم حدیث کی ایک کڑی ہے۔

(۲۷) اربعین (چہل حدیث): حکیم الامت مولانا اشرف علی التھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ نے صرف مسلم شریف کی حدیث معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرہ عن النبی ﷺ کو جمع کیا ہے یہ تمام احادیث کی سند ایک ہے۔

(۲۸) اربعین عن مرویات نعمان سید المجتهدین: مولانا محمد ادریس نگرامی متوفی ۱۳۳۱ھ نے ایسی چالیس حدیثیں جمع فرمائی ہیں جو امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت سید المجتہدین کی مرویات میں سے ہیں۔

امیر المومنین فی الحدیث حضرت ابن المبارکؒ کی اربعین سے لیکر اب تک کے ذخیرہ اربعینات میں سے مشت نمونہ از خروارے صرف چند کا تعارف پیش کیا گیا ہے استیعاب مقصود نہیں ہے۔

مذکورہ حدیث اربعین کے حفظ ونقل کی بشارت کے پیش نظر داعیہ پیدا ہوا کہ راقم الحروف بھی چالیس حدیثوں کو جمع کر کے لوگوں تک پہنچائے، مگر ایک خاص ندرت اور لطافت کے ساتھ کہ اس کی ہر حدیث میں اربعین کا ذکر مقصوداً ہوا ہو چنانچہ یہ مجموعہ تیار ہے۔ ان احادیث کو مفتی اعظم ہند حضرت فقیہ الامت مفتی محمود حسن گنگوہی نوراللہ مرقدہ نے ملاحظہ فرمایا اور راقم کی درخواست پر اپنے کلمات بابرکات کا تحفہ بھی عنایت فرمایا۔ نیز فقیہ النفس مفتی اعظم گجرات حضرت مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری رحمہ اللہ کو یہ اربعین سنائی تھی حضرت نے تعجب آمیز خوشی کا اظہار فرمایا اور دعاؤں سے ضیافت فرمائی تھی۔

اِن اربعینات کے مطالعہ سے یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ صادقینِ امت یعنی حضرات صفیاء نے بغرض اصلاحِ قلب چلّہ کشی اور موجودہ دور میں اکابر تبلیغ نے امت کے عام افراد میں فکر آخرت پیدا کرنے اور اتباعِ سنت کی روح پھونکنے کیلئے خروج فی سبیل اللہ اربعین یوماً یا ثلثہ اربعینات کا جو نصاب مقرر فرمایا ہے یہ سب کس قدر کتاب وسنت کے موافق ہے۔ فجزاھم اللّٰہ عن سائر الامة خير الجزاء.

الاربعون فی الاربعین

اس مجموعۂ اربعینات میں جو آپ کے پیش نظر ہے اور اس کا نام ''الاربعون فی الاربعین'' ہے اربعینات قرآنیہ بھی شامل ہیں اور بطور تبرک ابتداء میں لکھی گئی ہیں۔ اگر انہیں ''اربعین حديثاً'' میں شمار کرلیں تو پھر عدد الاربعين للتكثير لا للتحديد سمجھا جائے كما فعله النووی فی كتابه الاربعين نیز اِس جمع میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ حدیث لفظاً ومعناً موضوع نہ ہو البتہ بعض احادیث ضِعاف ہیں سو اِن شاء اللہ اِن اربعینات کی تشریح وتوضیح کے موقع پر حدیث کی صحت و ضعف پر بھی اشارہ کردیا جائے گا تاکہ علمی اشکال مرتفع اور عملی خلجان دور ہوجائے، فقط۔

الف: واذ واعدنا موسی اربعین لیلة (پ:۱،بقرہ آیت:۵۱)

ب: قال فانها محرمة علیهم اربعین سنة یتیهون فی الارض (پ:۶،مائدہ آیت:۲۶)

ج: حتی اذا بلغ اشده وبلع اربعین سنة قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتك (پ:۲۶، احقاف آیت:۱۵)

۱- من حفظ علی امتی اربعین حدیثا بعثه اللّٰه فقیهاً.

۲- ان خلق احدکم یجمع فی بطن امه اربعین نطفة ثم تکون علقة مثل ذلك ثم تکون مضغة مثل ذلك ثم یبعث اللّٰه الیه ملکا باربع کلمات الخ. (متفق علیه مشکوٰۃ:۲۰)

۳- کتب اللّٰه علیّ ان اعمله قبل ان یخلقنی باربعین سنة (مسلم:۱۹، مشکوٰۃ:۱۹)

٤- بُعِث رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لاربعین سنة (متفق علیه مشکوٰۃ:۵۲۱)

۵- بین المسجد الحرام والمسجد الاقصی اربعون سنة (مسلم:۱۹۹، مشکوۃ:۷۲)

٦- من صلی اربعین یوما فی جماعة یدرك التکبیرة الاولی کتب له براء تان (ترمذی،ج:۱،ص:۳۳، مشکوٰۃ،ص:۱۰۲)

۷- لو یعلم المارّ بین یدی المصلی ماذا علیه لکان ان یقف اربعین خیرله من ان یمر بین یدیه. (ترمذی،ص:٤۵، مشکوۃ،ص:۷٤)

۸- وقّت لنا فی قص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط وحلق العانة ان لا نترك اکثر من اربعین یوماً. (مسلم،ج:۱،ص:۱۲۹)

۹- من اتی عرّافا فسأله عن شیء لم یقبل له صلوة اربعین لیلة. (مشکوۃ:۳۹۳ عن مسلم)

۱۰- من شرب الخمر لم یقبل اللّٰه صلوة اربعین صباحاً. (ترمذی،ج:۲،ص:۸، مشکوۃ:۳۱۷)

۱۱- من اتی کاهنا فسأله عن شیء حجبت عنه التوبة اربعین لیلة فان صدقه بما قال کفر. (جامع الصغیر عن الطبرانی: ۲٤٦)

۱۲- من قتل معاهدًا لم یرح رائحة الجنة وان ریحها لتوجد من مسیرة اربعین عاما. (بخاری،ج:۱، ص:٤٤۸)

۱۳- ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر عبدالله بن عمرو ان یقرأ القرآن فی اربعین یوماً. (ترمذی،ج:۲،ص:۱۱۸)

۱٤- من صلی فی مسجدی اربعین صلاة لاتفوته صلاة کتب له براء ة من النار و

برأة من النفاق. (وفاء الوفاء، ج:۳، ص:٤٢٤ عن احمد والطبرانی)

۱۵– ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته اربعون رجلا لايشركون باللّٰه شيئاً إلاشفعهم اللّٰه فيه. (جامع الصغير، ج:١، ص:٤٧٢)

١٦– يدخل فقراء المسلمين الجنة قبل اغنيائهم باربعين خريفاً. (ترمذی، ج:٢، ص:٥٨)

١٧– سبق المهاجرون الناسَ باربعين خريفا الى الجنة. (جامع الصغير، ج:٤، ص:٩٣ عن الطبرانی)

١٨– تمام الرباط اربعون يوما ومن رابط اربعين يوما لم يبع ولم يشتر ولم يحدث حدثا خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه. (جامع الصغير، ج:٣، ص:٢٦٧ عن الطبرانی)

١٩– ما بين النفختين اربعون. (متفق عليه، مشکوة:٤٨١)

٢٠– ايما مسلم دعا بقوله لا اله الا انت سبحانك انى كنتُ من الظّٰلمين اربعين مرة فمات فى مرضه ذلك اعطى اجر شهيد وان برأ برأ وقد غفرله جميع ذنوبه. (حصن:١٧٧ عن الحاكم)

٢١– يخرج الدجال فيمكث اربعين يوماً (ترمذی، ج:٦، ص:٤٧)

٢٢– ينزل عيسى بن مريم ويمكث فى الناس اربعين سنة. (طبرانی بحوالہ ترجمان السنة، ج:٤، ص:٤٢٣)

٢٣– من اخلص للّٰه اربعين صباحا اظهر اللّٰه ينابيع الحكمة من قلبه على لسانه. (جامع، ج:٦، ص:٤٣)

٢٤– اربعون خصلة اعلاهن منحة العنز لا يعمل عبد بخصلة منها رجاء ثوابها وتصديق موعدها الا ادخله اللّٰه تعالى بها الجنة. (جامع، ج:١، ص:٤٧٢ عن البخاری و ابی داؤد)

٢٥– اعطى رسول اللّٰه ﷺ قوة اربعين رجلا. (معارف السنن:٤٦٧ عن الحليه)

٢٦– الابدال بالشام وهم اربعون رجلا كلما مات رجل ابدل اللّٰه مكانه رجلا يُسقٰى بهم الغيث وينتصر بهم على الاعداء ويصرف عن اهل الشام بهم العذاب. (جامع، ج:٣، ص:١٦٩ عن احمد)

٢٧– ان ما بين مصراعين فى الجنة لمسيرة اربعين سنة. (جامع، ج:٣، ص:٥١٩ عن مسند احمد)

٢٨– لسرادق الناس اربعة جدر كثافة كل جدار مسيرة اربعين سنة. (ترمذی، ج:٢، ص:٨٢، مشکوة:٥٠٣)

۲۹– حد الجوار اربعون دارا. (جامع،ج:۳،ص:۳۷٦ عن البیهقی)

۳۰– الشیب نور من خلع الشیب فقد خلع نور الاسلام فاذا بلغ الرجل اربعین سنة وقاه اللّٰه الادواء الثلثة الجنون والجذام والبرص. (جامع،ج:٤،ص:۱۸٤ عن ابن عساکر)

۳۱– من غسّل میتا فکتم علیه غفر اللّٰه له اربعین مرة. (کنز العمال،ج:۱۵،ص:۲٤٤، حاکم)

۳۲– رؤیا المومن جزء من اربعین جزءا من النبوة. (ترمذی)

۳۳– صلوة الجماعة تفضل صلاة احدکم اربعین درجة. (تنویرالحوالك،ج:۱،ص:۱٤۹)

۳٤– ما من حاکم یحکم بین الناس الاجاء یوم القیامة وملك آخذٌ بقفاه ثم یرفع رأسَه الی السماء فان قال اَلقِه القاه فی مهواة اربعین خریفا. (مسند احمد بحواله مشکوة:۳۲۵)

۳۵– اقامة حد من حدود اللّٰه تعالیٰ خیر من مطر اربعین لیلة فی بلاد اللّٰه. (مشکوة:۳۱۳ عن ابن ماجه والنسائی)

۳٦– من احتکر طعاما علی امتی اربعین یوما وتصدق به لم یقبل منه. (جامع،ج:٦، ص:۳۵ عن ابن عساکر)

۳۷– لاتسبوا اصحاب محمد صلی اللّٰه علیه وسلم فلمقام احدهم ساعة یعنی مع النبی صلی اللّٰه علیه وسلم خیر من عمل احدکم اربعین سنة. (شرح عقیدة الطحاوی،ج:۸،ص:۳۸۲ عن الانابة الکبری)

۳۸– کانت الکعبة غثاء علی الماءِ قبل ان یخلق السماء والارض باربعین سنة. (مرقاة،ج:۱، ص:٤۷۸)

۳۹– لغزوة فی سبیل اللّٰه احبّ الیّ من اربعین حجة. (جامع،ج:۵،ص:۲۷۷)

٤۰– سألت اللّٰه فی ابناء الاربعین من امتی فقال یا محمد قد غفرت لهم قلتُ فابناء الخمسین قال ان قد غفرت لهم قلتُ فابناء الستین قال قد غفرت لهم قلتُ فأبناء السبعین قال یا محمد انی لاستحی من عبدی ان اعمرّه سبعین سنة یعبدنی لا یشرك بی شیئاً ان اعذّبه بالنار فاما ابناء الاحقاب فابناء الثمانین والتسعین فانی واقف یوم القیامة فقائل لهم اَدخِلوا من احببتم الجنة. (جامع،ج:٤،ص:۷۵ عن ابن حبان)